اس میں کافی وقت بھی لگے گا۔ تاہم اسے دیر تک چھوڑے رکھنے اور اندرونی مکمل تبدیلی کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔ جس طرح اندرونی تبدیلی سے بیرونی تبدیلی ہوتی ہے اسی طرح بیرونی تبدیلی بھی اندرونی تبدیلی کا احساس پیدا کرتی ہے۔ لہذا ایک طرف تو ظاہری ثقافتی ہم آہنگی پیدا کرنے اور دوسری طرف تعلیم و تربیت کے ذریعے اندرونی ثقافتی تبدیلی کی راہ ہموار کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ دونوں کارروائیاں ایک ساتھ ہوں تو خوشگوار نتائج جلد حاصل ہونے کی قوی امید ہے۔

دیکھتے ہی دیکھتے کتنے ادیب اپنی جگہ خالی کر گئے۔ خلیفہ عبدالحکیم، پطرس، چراغ حسن حسرت، ظفر علی خاں، حسن نظامی وغیرہ وغیرہ اور اب سالک صاحب بھی رخصت ہو گئے۔ جو گیا اپنی جگہ اس طرح خالی کر گیا کہ اس کا پُر ہونا محال ہو گیا۔ سالک صاحب پر تو گویا یہ مصرع صادق آتا ہے کہ ع اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے۔ مرحوم سالک اپنے طرز ادب کے خود موجد تھے۔ مزاح نگاری میں اپنا جواب آپ تھے۔ "پھول" سے اپنی صحافی زندگی شروع کی اور دیکھتے دیکھتے اپنی ذات میں گلدستۂ ادب و صحافت بن گئے۔ "زمیندار" میں "افکار و حوادث" کا کالم شروع کیا اور "انقلاب" تک اسے جاری رکھا۔ خبریں تو سبھی اخباروں میں ہوتی ہیں اور ہر ایک اخبار کی اپنی خاص پالیسی بھی ہوتی ہے لیکن انقلاب پڑھنے والوں میں زیادہ تر وہ لوگ تھے جو افکار و حوادث کی خاطر یہ اخبار خریدتے تھے۔ یہ واقعات اور الفاظ دونوں میں ایسے ادبی نکات اور لطیفے پیدا کرتے تھے کہ پڑھنے والے پھڑک اُٹھتے تھے۔ شاعر بھی تھے مگر ان کی ادبی صلاحیتیں زیادہ تر نثر ہی کے ذریعہ چمکیں۔ اردو زبان کے خدمت گزار ہی نہیں تھے بلکہ صاحب طرز انشاپرداز بھی تھے۔ اور ان کی وفات سے اردو زبان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ ان کی تصانیف میں دو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک تو "ذکر اقبال" اور دوسری "مسلم ثقافت ہندوستان میں"۔ دوسری کتاب ادارہ ثقافت اسلامیہ سے شائع ہوئی ہے اور اس پر یونیسکو نے انعام دیا ہے۔ مرحوم کے اندر مذہبی رواداری بہت تھی اس لیے وہ کسی فرقے کی تکفیر کے قائل نہ تھے۔ ان کا مسلک رواداری اور فراخ دلی تھا۔ مرحوم محض ایک اچھے صحافی اور صاحب طرز ادیب ہی نہ تھے بلکہ ایک اچھے انسان بھی تھے۔ ان کی ایک خصوصیت ان کے ساتھ چلی گئی اور وہ یہ تھی کہ وہ کسی کی خیرخواہی سے پہلوتہی نہ کرتے تھے۔ شناسا ہو یا ناآشنا وہ ہر ایک کی مدد بڑی خوشی سے کرتے تھے۔ وہ اپنا خاص سیاسی مسلک بھی رکھتے تھے جس سے اختلاف کیا جاسکتا ہے لیکن اتنا مسلّم ہے کہ وہ مسلمان قوم کی خیرخواہی کا سچا جذبہ رکھتے تھے۔ ہمارے ادارہ سے مرحوم کو قلبی تعلق تھا اور ہم ان کے تمام پسماندوں کے شریک غم ہیں۔ اللہ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اعلیٰ مقام مغفرت میں جگہ دے۔ آمین۔